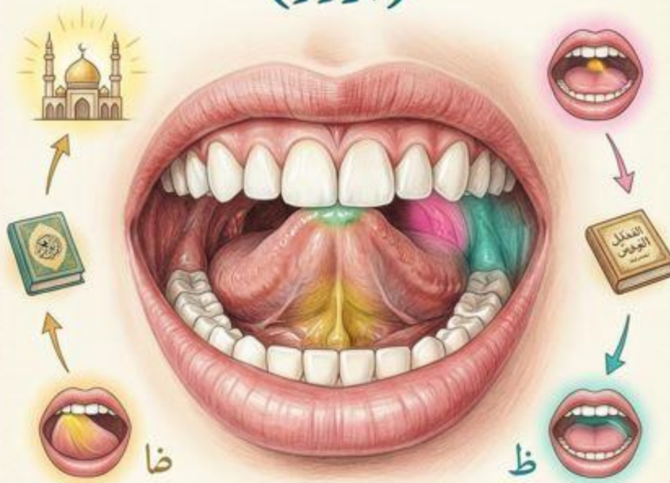
آسان تجوید

(اُردو)



علمِ تجوید کا سیکھنا مسلمان پر واجب ہے، تجوید کی اسی اہمیت کے پیشِ نظر نہایت ہی آسان الفاظ میں تجوید کے قواعد کو "اُردو، اُرد، انگلش" الفاظ اور رنگین تصاویر کی مدد سے سمجھایا گیا ہے۔

مرتب مولانا سیّد عبدالوہاب شیرازی

آسان تجوید

(اردو)

علمِ تجوید کا سیکھنا مسلمان پر واجب ہے، تجوید کی اسی اہمیت کے پیشِ نظر نہایت ہی آسان الفاظ میں تجوید کے قواعد کو 'اردو، انگلش' الفاظ اور رنگین تصاویر کی مدد سے سمجھایا گیا ہے۔

مرتب

مولانا سید عبدالوہاب شیرازی

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ، وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔ اما بعد

قرآنِ کریم کے آداب

قرآن پاک اللہ کا وہ بابرکت کلام ہے جس میں اللہ تعالیٰ ہمیں خطاب فرماتا ہے۔قرآن پاک کے کچھ آداب ہیں، ہمیں ان کالحاظ رکھنا چاہیے۔ان آداب میں سے سب سے اہم ادب یہ ہے کہ ہم قرآن کو بغیر وضو کے ہاتھ نہ لگائیں۔قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کاارشاد ہے :**لَا یَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ**۔ نہیں ہاتھ لگاتے اس کو مگر پاک لوگ۔

تعوذاور تسمیہ

1۔جب آپ تلاوت کاآغاز کریں تو تعوذاور تسمیہ دونوں پڑھیں۔

2۔ تلاوت کے دوران سورت آئے تو صرف بسم اللہ پڑھیں۔

3۔ تلاوت کے دوران اگر کسی ضرورت کی وجہ سے بات کرنی پڑے تو دوبارہ تلاوت کرتے وقت صرف **اعوذ باللہ** پڑھیں۔

4۔ تلاوت کے دوران سورہ توبہ آجائے تو تعوذاور تسمیہ کے بغیر تلاوت کو جاری رکھیں۔

5۔ تلاوت کے ختم کرنے پر **صدق اللہ العظیم** پڑھیں۔

تجوید کیا ہے؟

تجوید کا لغوی معنی ہے ''تحسین''، خوبصورت کرنا۔

تجوید کا اصطلاحی معنی ہے ''**اعطاء کل حرف حقه**''، یعنی ہر حرف کو اس کا حق دینا۔ حرف کا حق یہ ہے کہ حرف کو اس کے صحیح مخرج سے ادا کیا جائے اور اس کی صفات کو ادا کیا جائے۔

تجوید کی اہمیت

تجوید کے بارے میں علماء نے لکھا ہے کہ تجوید کا سیکھنا واجب ہے، کیونکہ اگر علم تجوید نہ سیکھا تو پھر حروف کی ادائیگی غلط ہو گی جس کی وجہ سے معنی تبدیل ہو جائے گا اور کبھی کبھی معنی اتنا تبدیل ہو جاتا ہے کہ بالکل الٹ بن جاتا ہے اور کبھی بالکل کفریہ معنی بن جاتا ہے۔

مثال: **قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ**۔ اس کا معنی ہے: کہو اللہ ایک ہے۔

اگر آپ **قُل** کے قاف کو اس کے صحیح مخرج سے پُر کر کے ادا نہیں کریں گے اور یوں پڑھیں گے **کُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ**۔ تو اس کا معنی ہو گا: کھاؤ کہ اللہ ایک ہے (نعوذ باللہ)

اس لئے ہر مسلمان کے لئے علم تجوید کا سیکھنا ضروری اور واجب ہے۔

مخارج

مخارج جمع ہے مخرج کی۔ حرف کے نکلنے کی جگہ کو مخرج کہتے ہیں۔ ہونٹوں سے لے کر حلق کے آخر تک کل سترہ مخارج ہیں۔ یعنی کل سترہ ایسی جگہیں ہیں جہاں سے حروف نکلتے ہیں۔

مخرج نمبر 1

منہ کے اندر کا خلا یہاں سے تین حروف ادا ہوتے ہیں: الف، واؤ، یا۔ جب یہ مدہ ہوں۔

مدہ کا مطلب ہے الف ساکن سے پہلے زبر ہو، واؤ ساکن سے پہلے پیش ہو، اور یاء ساکن سے پہلے زیر ہو۔ جیسے: بَا، بُوْ، بِیْ۔

مخرج نمبر 2:

اقصیٰ حلق یعنی حلق کا آخری حصہ جو سینے کی طرف ہے، یہاں سے دو حروف ادا ہوتے ہیں: ء، ہ۔

مخرج نمبر 3:

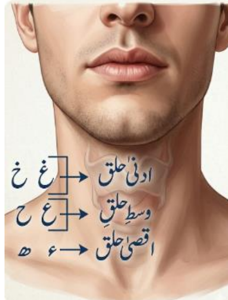
وسطِ حلق، یعنی حلق کا درمیانی حصہ، یہاں سے بھی دو حروف ادا ہوتے ہیں: ع، ح۔

مخرج نمبر 4:

ادنیٰ حلق، یعنی حلق کا وہ حصہ جو منہ کی طرف والا ہے، یہاں سے دو حروف ادا ہوتے ہیں: غ، خ۔

ان چھ حروف ء، ہ، ع، ح، غ، خ کو حروفِ حلقی کہتے ہیں۔

حروفِ حلقی (ء، ہ) اقصیٰ حلق | (ع، ح) وسطِ حلق | (غ، خ) ادنیٰ حلق

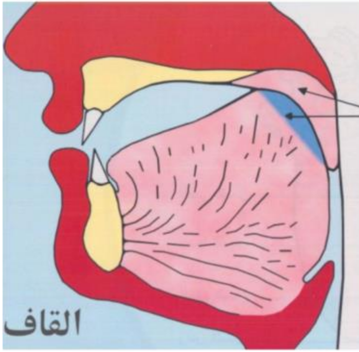


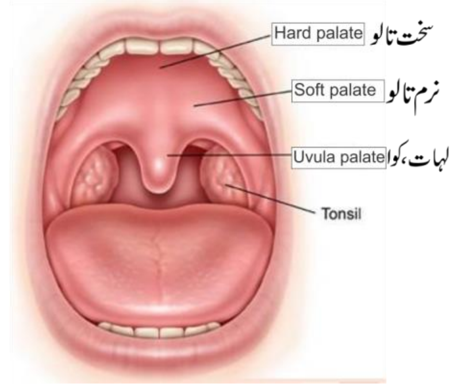
مخرج نمبر5:

لہات یعنی(uvula)کے قریب زبان کا آخری حصہ جب اوپر کے نرم تالو(Soft palate)سے لگے تو اس سے 'ق' ادا ہوتا ہے۔

مخرج نمبر6:

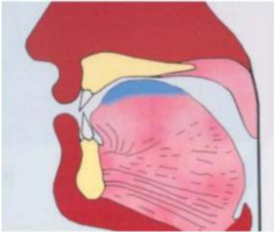
ک کا ہے،ق کے مخرج سے تھوڑا سامنہ کی طرف ہٹ کر وہاں سے 'ک' ادا ہوتا ہے۔

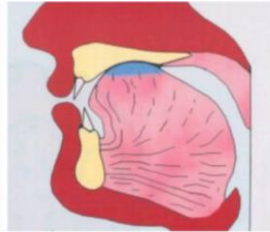


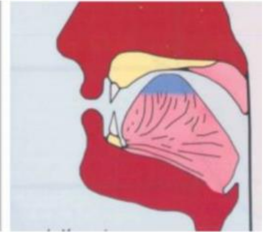


مخرج نمبر7:

زبان کا درمیان: زبان کا درمیان جب اوپر کے تالو سے لگے تو اس سے ج،ش،ی ادا ہوتے ہیں۔







دانتوں کے نام

یہاں سے آگے جو مخارج آرہے ہیں ان کا تعلق دانتوں سے ہے۔اس لیے پہلے دانتوں کے نام یاد ہونے چاہئیں تاکہ مخارج کو سمجھنے میں آسانی ہو۔

کل دانت 32 ہیں۔ جن میں سے 12 دانت (Teeth) ہیں اور 20 داڑھیں (Molar) ہیں۔

12 دانتوں کے نام یہ ہیں:

- 4 ثنایا
- 4 رباعی
- 4 انیاب

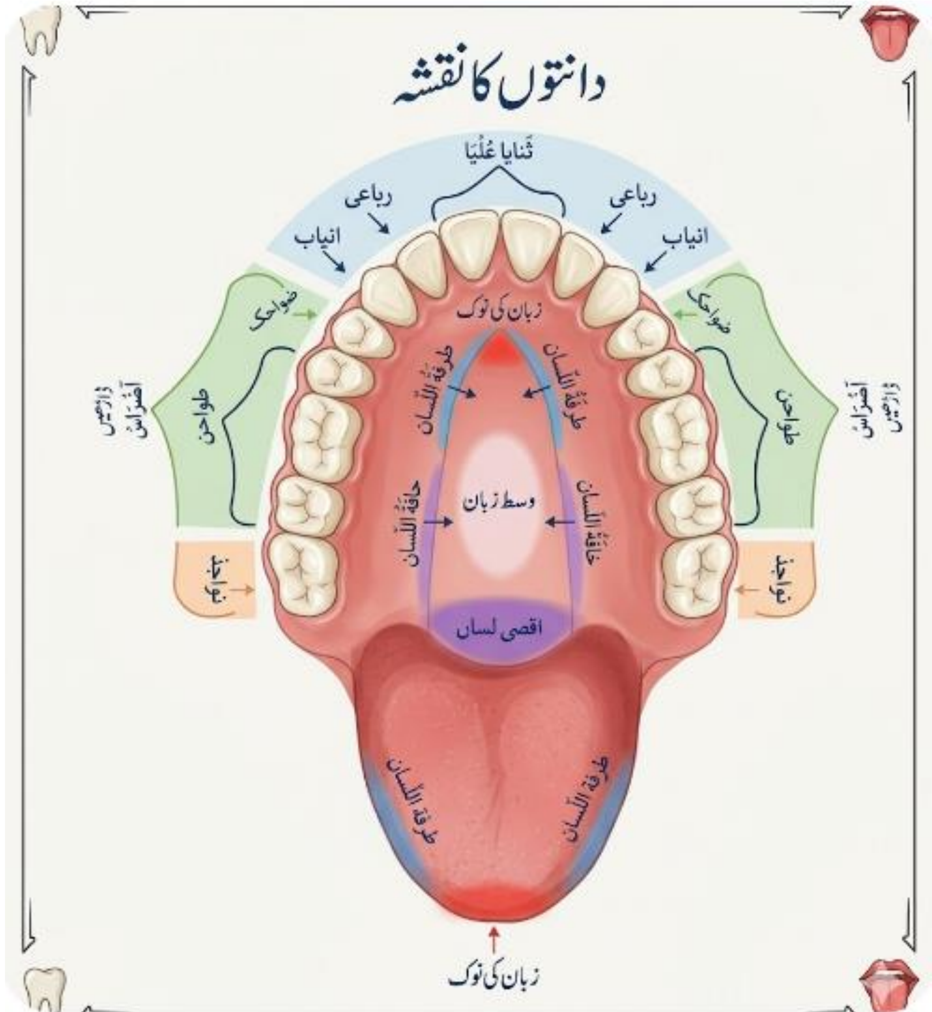
20 داڑھوں کے نام یہ ہیں:

- 4 ضواحک
- 12 طواحن
- 4 نواجذ

سامنے اوپر والے دو دانتوں کو "ثنایا علیا" کہتے ہیں، اور نیچے والے دو کو "ثنایا سفلٰی" کہتے ہیں۔ پھر ان کے ساتھ جو چار دانت ہیں یعنی دو اوپر ثنایا کے دائیں بائیں اور دو نیچے ثنایا کے دائیں بائیں ان کو کہتے ہیں۔

پھر اسی طرح رباعی کے ساتھ اوپر اور نیچے جو چار دانت ہیں انہیں "انیاب" کہتے ہیں۔ پھر انیاب کے ساتھ جو چار دانت ہیں انہیں "ضواحک" کہتے ہیں۔

پھر ضواحک کے ساتھ جو 12 دانت ہیں یعنی 3 اوپر دائیں طرف، 3 اوپر بائیں طرف، 3 نیچے دائیں طرف، 3 نیچے بائیں طرف ان کو "طواحن" کہتے ہیں۔ پھر ان کے ساتھ جو چار دانت ہیں ان کو "نواجذ" کہتے ہیں، یہ نواجذ بچوں کے نہیں ہوتے۔

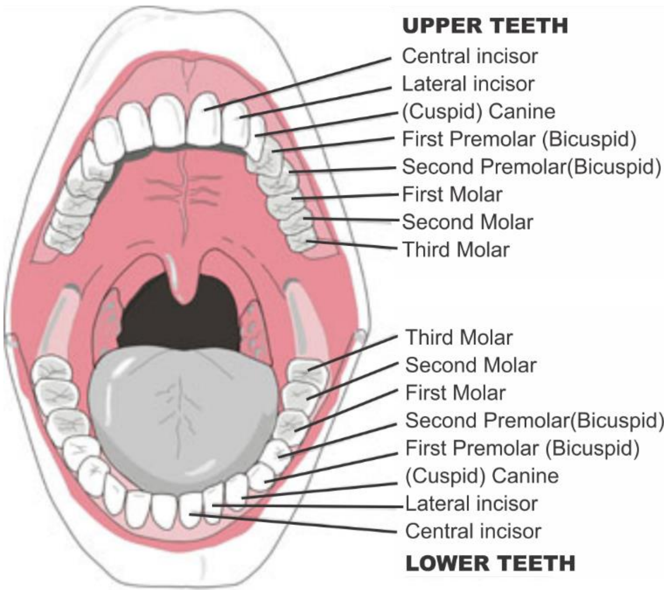

دانتوں کا نقشہ
ثنایا عُلیا
رباعی
رباعی
انیاب
انیاب
ضواحک
ضواحک
طواحن
طواحن
اضراس
اضراس
نواجذ
نواجذ
زبان کی نوک
طرفۃ اللسان
طرفۃ اللسان
وسط زبان
حافۃ اللسان
حافۃ اللسان
اقصی لسان
طرفۃ اللسان
طرفۃ اللسان
زبان کی نوک

نظم

ہے تعداد دانتوں کی کل بتیس اور دو
ثنایا ہیں چار اور رباعی ہیں دو، دو

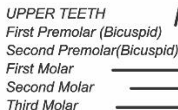
ہیں انیاب چار اور باقی رہے بیس
کہ کہتے ہیں قراء اضراس انہیں کو

ضواحک ہیں چار اور طواحن ہیں بارہ
نواجذ بھی ان کے بازو میں دو، دو



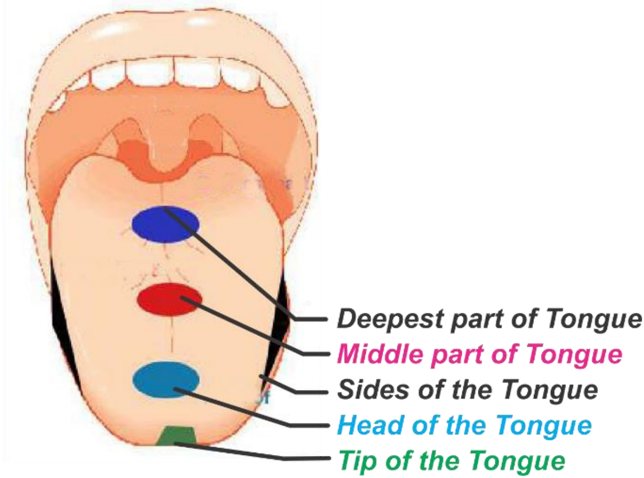
مخرج نمبر 8

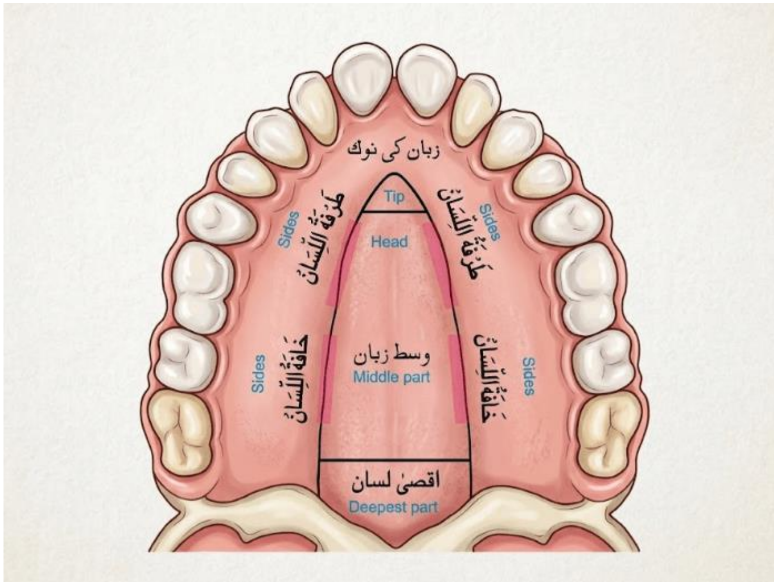
مخرج نمبر 8 "ض" (zaad) کا ہے: زبان کی کروٹ جب اوپر کی پانچ داڑھوں سے لگے، چاہے دائیں طرف سے چاہے بائیں طرف سے، تو "ض" ادا ہوتا ہے۔



"ضاد" تمام حروف میں مشکل ترین حرف ہے۔ اس کی آواز "دال" کی آواز کے ساتھ ہرگز نہیں ملتی، کیونکہ دال میں زبان کی نوک دانتوں کے ساتھ ٹچ ہوتی ہے، جبکہ "ض" میں زبان کی نوک کسی جگہ ٹچ نہیں ہوتی۔

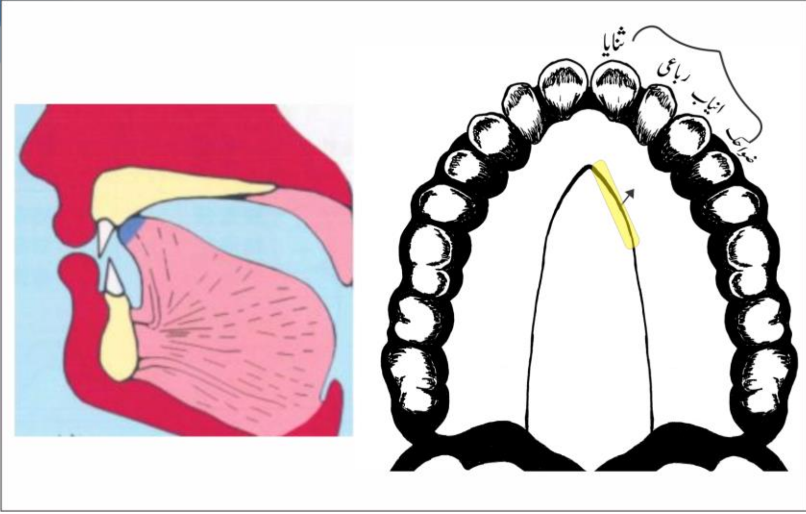






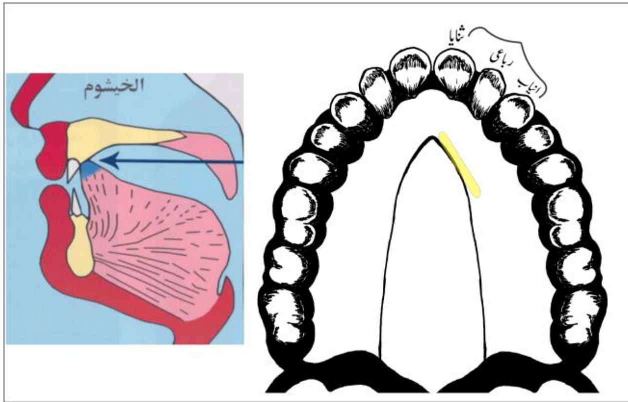
مخرج نمبر 9

"ل"کا ہے،زبان کی کروٹ سے نوک تک کا حصہ جب ثنایا،رباعی،انیاب،اور ضواحک ان چار دانتوں کے مسوڑوں(gums)سے لگے تو یہاں سے "ل"ادا ہوتا ہے۔



مخرج نمبر 10

"ن" کا ہے، زبان کی سائیڈ سے نوک تک کا حصہ جب ثنایا، رباعی، اور انیاب ان تین دانتوں کے مسوڑوں (gums) سے لگے تو یہاں سے "ن" ادا ہوتا ہے۔



مخرج نمبر 11

"ر" کا ہے۔ زبان کی کروٹ سے نوک تک کا حصہ مع کچھ پشت زبان جب ثنایا، رباعی، اور انیاب، ان تین دانتوں کے مسوڑوں سے لگے تو یہاں سے "ر" ادا ہوتا ہے۔

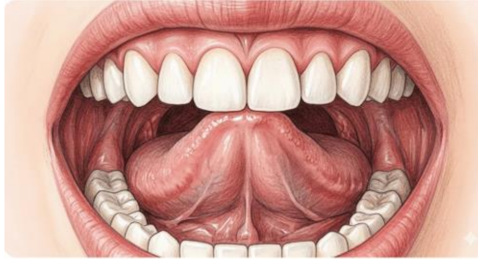
مخرج نمبر 12

طا،د،ت کا ہے۔زبان کی نوک جب ثنایاعلیا(یعنی سامنے والے اوپر کے دودانتوں) کی جڑوں سے لگے تو یہاں سے طا،د،ت،ادا ہوتے ہیں۔



مخرج نمبر 13

ظا،ذ،ث کا ہے۔زبان کی نوک جب ثنایاعلیا(یعنی سامنے والے اوپر کے دودانتوں) کی نوک سے لگے تو یہاں سے ظا،ذ،ث،ادا ہوتے ہیں۔



مخرج نمبر 14

ص،ز،س کا ہے۔زبان کی نوک جب ثنایا سفلٰی(یعنی سامنے والے نیچے کے دودانتوں) کی نوک سے لگے تو یہاں سے ص،ز،س،ادا ہوتے ہیں۔

مخرج نمبر 15

ف کا ہے۔ثنایاعلیا(یعنی سامنے والے اوپر کے دودانتوں) کا سرا نیچے والے ہونٹ کے اندرونی حصہ سے لگے تو اس سے "ف" ادا ہوتا ہے۔



مخرج نمبر16

دونوں ہونٹ ہیں۔یہاں سے "ب،م،و" ادا ہوتے ہیں۔

(1) "ب" ہونٹوں کے گیلے حصے سے ادا ہوتی ہے۔



(2) "م" ہونٹوں کے خشک حصے سے ادا ہوتی ہے۔

(3) "و" ہونٹوں کو گول کرنے سے ادا ہوتی ہے۔

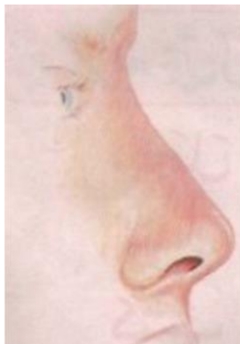


مخرج نمبر17

خیشوم یعنی ناک کا بانسہ یاناک کی جڑ۔

یہاں سے غنہ ادا ہوتا ہے۔یعنی حروف غنہ نون، میم ادا ہوتے ہیں۔

ناک میں تھوڑی دیر آواز ٹھہرانے کو غنہ کہتے ہیں۔



صفات کا بیان

صفات کی دو قسمیں ہیں 1 :۔صفات لازمہ 2۔صفات عارضہ

صفات لازمہ وہ ہیں کہ اگر وہ ادا نہ ہوں تو حرف بگڑ جاتا ہے۔صفات عارضہ وہ ہیں کہ اگر وہ ادا نہ ہوں تو حرف بگڑتا تو نہیں مگر اس کا حسن اور زینت باقی نہیں رہتے۔

پھر صفات لازمہ کی دو قسمیں ہیں: 1۔متضادہ 2۔غیر متضادہ۔متضادہ وہ ہیں جن میں ایک صفت دوسری کی ضد ہو،اور یہ پانچ جوڑے ہیں۔

صفات لازمہ متضادہ

ہمس: چھپانا،یعنی حرف کے ادا کرتے وقت آواز کا مخرج میں ایسی کمزوری سے ٹھہرنا جس سے سانس جاری رہ سکے،فَحَثَّهُ شَخْصٌ سَكَتَ یہ دس حروف مہموسہ ہیں اور باقی انیس مجہورہ۔

جہر: ظاہر کرنا،یعنی حرف کے ادا کرتے وقت آواز کا مخرج میں ایسی قوت سے ٹھہرنا جس سے سانس کا جاری رہنا بند ہو جائے،ان میں سانس کم اور آواز زیادہ ہوتی ہے۔

شدّت: سخت ہونا،یعنی حرف کے ادا کرتے وقت آواز کا ایسی قوت سے ٹھہرنا جس سے آواز بند ہو جائے،یہ أَجِدُ قَطٍ بَكَتْ کے آٹھ حروف ہیں۔

رخاوت: نرم ہونا، یعنی حرف کے ادا کرتے وقت آواز کا ایسی کمزوری اور نرمی سے ٹھہرنا جس سے آواز جاری رہے اور شدیدہ حروف کے علاوہ باقی سولہ حروف رِخْوَہ ہیں۔

توسُّط: ان دونوں کے درمیان ہے، یعنی ان حروف میں کچھ آواز بند ہوتی ہے اور کچھ جاری رہتی ہے۔ یہ لِنْ عُمَرَ کے پانچ حروف میں ہے اور ان کو مُتَوَسِّطَه بَیْنِیَّه کہتے ہیں۔

استعلاء: بلند ہونا، یعنی حرف کی ادائیگی کے وقت زبان کی جڑ کا تالو کی طرف اٹھ جانا۔ یہ خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ کے سات حروف میں ہے۔

استفال: نیچے رہنا، یعنی حرف کے ادا کرتے وقت زبان کی جڑ کا تالو کی طرف نہ اٹھنا، مُسْتَعْلِیَہ کے سات حروف کے سوا بائیس حروف مُسْتَفِلَہ ہیں۔

اطباق: ملنا، یعنی زبان کے بیچ کا تالو کی طرف بلند ہونا اور اس سے مل جانا، یہ ص، ض، ط، ظ کے چار حروف میں ہے۔

انفتاح: کھلنا، یعنی حرف کے ادا کرتے وقت زبان کے بیچ کا تالو کی طرف نہ اٹھنا، مُطْبَقَہ کے چار حروف کے علاوہ پچیس حروف مُنْفَتِحَہ ہیں۔

اذلاق: پھسلنا، یعنی حروف کا اپنے مخارج سے جلدی اور آسانی سے ادا ہونا، فَرَّ مِنْ لُبِّ کے چھ حروف مُذْلَقَہ ہیں۔

اصمات: خاموش کرنا، یعنی حرف کا اپنے مخرج سے جماؤ اور مضبوطی سے ادا کرنا، مُذْلَقَہ کے حروف کے علاوہ تیئیس حروف مُصْمِتَہ ہیں۔

صفات لازمہ غیر متضادہ

صفیر: سیٹی کی آواز، یعنی حرف کے ادا کرتے وقت ایک تیز آواز سیٹی کی آواز کی طرح پیدا ہو، یہ صفت س، ص، ز میں ہے۔

قلقلہ: حرکت دینا، یعنی حرف کے ادا کرتے وقت مخرج کو حرکت ہونا جس سے حرف کی آواز گیند کی طرح اچھلتی ہوئی معلوم ہو، یہ قُطْبُ جَدٍّ کے پانچ حروف میں ہے، جب یہ حروف ساکن ہوں تو ان میں قلقلہ ظاہر ہونا چاہئے اور جب ان پر وقف ہو تو اور بھی ظاہر ہونا چاہئے جیسے مُحِیْطٌ، مَجِیْدٌ

لین: نرم ہونا، یعنی زبر کے بعد واو ری ساکن ہوں جیسے اَوْ، اَیْ تو ان کو سختی کئے بغیر ایسی نرمی سے ادا کرنا چاہئے کہ اگر ان پر مد کرنا چاہیں تو مد ہو سکے۔

تفشّی: پھیلنا، یعنی **ش** کے ادا کرتے وقت منہ میں آواز کا پھیلنا۔

استطالت: دراز ہونا، یہ صرف **ض** کی صفت ہے یعنی **ض** کے ادا کرتے وقت آواز آہستہ آہستہ لمبی ہوتی جاتی ہے اور مخرج کے آخر تک پہنچ جاتی ہے۔

انحراف: ہٹنا، یہ **ل** اور **ر** کی صفت ہے، ان کے ادا کرتے وقت زبان میں **ل** کے اور **ر** میں **ر** کے مخرج کی طرف ہٹی ہے۔

تکریر: دہرا کرنا، یعنی **ر** کے ادا کرتے وقت زبان میں ایک طرح کی کپکپی اور لرزے کا پایا جانا۔ جس سے **ر** کی آواز دہری جیسی معلوم ہو، لیکن واقع میں دہری نہیں ہوتی آہستہ سے لمبی ہوتی جاتی ہے اور مخرج کے آخر تک پہنچ جاتی ہے۔

صفاتِ عارضہ

صفاتِ عارضہ وہ ہیں کہ اگر وہ ادا نہ ہوں تو حرف بگڑتا تو نہیں مگر اس کا حسن اور زینت باقی نہیں رہتے۔ صفاتِ عارضہ آٹھ حروف میں ہوتی ہیں:

1۔ لام 2۔ را 3۔ الف 4۔ واو 5۔ یاء 6۔ ہمزہ 7۔ نون ساکن و مشدد 8۔ میم ساکن و مشدد

1۔ لام

لفظ اللہ کا "ل" ہے اس سے پہلے اگر زبر یا پیش ہو تو "ل" کو موٹا (Bold) پڑھیں گے۔ جیسے: **اَللّٰهُ، رَفَعَهُ اللّٰهُ**

اور اگر لفظ اللہ کے "ل" سے پہلے زیر ہو تو "ل" کو باریک (Light) پڑھیں گے۔ جیسے: **لِلّٰهِ، بِسْمِ اللّٰهِ**۔

لفظ اللہ کے علاوہ جتنے بھی لام ہیں سب باریک پڑھے جائیں گے۔ جیسے: **كُلُّهٗ، مَاْوٰهُمْ**

2۔ را

"ر" کے اوپر زبر یا پیش ہو تو "ر" کو موٹا (Bold) پڑھیں گے۔ جیسے: رَبَّكَ، رُبَمَا۔

اگر "ر" ساکن ہو تو پھر اس سے پہلے والے حرف پر اگر زبر یا پیش ہو تو بھی "ر" کو موٹا(Bold)پڑھیں گے

جیسے: بَرْقٌ، یُرْزَقُوْنَ۔

اور اگر "ر" کے نیچے زیر ہو یا "ر" ساکن ہو اور اس سے پہلے والے حرف پر زیر ہو تو "ر" کو باریک(Light)

پڑھیں گے۔ جیسے: رِجَالٌ، اَنْذِرْهُمْ۔

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا کی "ر" کو باریک پڑھیں گے۔

ساکن: ساکن وہ ہے جس پر کوئی حرکت نہ ہو، یعنی اس پر جزم(ْ) ہو۔

جزم(ْ): اسے جزم کہتے ہیں۔ جس حرف پر جزم ہو اسے ساکن پڑھتے ہیں۔ جیسے: اَتْ، اِتْ، اُتْ۔

تنوین: دو زبر، دو زیر، دو پیش کو تنوین کہتے ہیں۔ جیسے: قً، قٍ، قٌ۔

شد یا تشدید: ّ اسے شد اور تشدید کہتے ہیں۔ جس حرف پر شد ہو اسے ڈبل پڑھتے ہیں۔ جیسے: اَتَّ، اِتَّ، اُتَّ۔

الف، واؤ، یاء کے قواعد

حروف مدہ

الف ساکن ہو اور اس سے پہلے زبر ہو، واؤ ساکن ہو اور اس سے پہلے پیش ہو، یاء ساکن ہو اور اس سے پہلے زیر ہو تو

ان کو حروف مدہ کہتے ہیں۔ تینوں کی مثال جیسے: **اُوْتِيْنَا**۔

اسی طرح کھڑا زبر 'ٰ' کھڑی زیر) ٖ (اور الٹا پیش' ٗ' (واؤ مدہ کی آواز دیتے ہیں۔

حروف لین

واؤ ساکن ہو اور اس سے پہلے زبر ہو اس کو واؤ لین کہتے ہیں جیسے: **مِنْ خَوْفٍ**۔ یاء ساکن ہو اور اس سے پہلے زبر ہو

تو اس کو یاء لین کہتے ہیں جیسے: **وَالصَّيْفِ**۔

مد کرنے کی مقدار

حرکات یعنی زبر، زیر اور پیش کو آدھا الف کی مقدار (آدھا سیکنڈ) لمبا کر کے پڑھتے ہیں۔

حروف مدہ اور حروف لین کو ایک الف کی مقدار (ایک سیکنڈ) لمبا کر کے پڑھتے ہیں۔

جہاں حروف مدہ پر مد کی علامت (آ) ہو اسے زیادہ لمبا (تین یا چار الف کی مقدار) کر کے پڑھتے ہیں اسی طرح حروف لین پر جب وقف کیا جائے تو اس کو بھی زیادہ لمبا کر کے پڑھتے ہیں۔

نوٹ : مد کے تفصیلی احکام تو بڑی کتابوں میں موجود ہیں، البتہ یہاں ہم چند اہم بنیادی باتیں ذکر کر دیتے ہیں۔

ہمزہ (ء) مد کی اقسام

مد کا مطلب ہے آواز کو لمبا کرنا، یعنی جہاں حروفِ مد ہوں وہاں آواز کو لمبا کرنا۔

مد کی چار قسمیں ہیں 1 :۔ مدِ متصل 2۔ مدِ منفصل 3۔ مدِ عارض 4۔ مدِ لازم

اگر حروفِ مدہ کے بعد اسی **کلمے** میں ہمزہ آجائے تو اس کو **مدِ متصل** کہتے ہیں۔ اس کو 3 سے 4 الف کی مقدار (3 سے 4 سیکنڈ) لمبا کر کے پڑھتے ہیں، جیسے : **جَآءَ ، غُثَآءً**

اگر حروفِ مدہ کے بعد دوسرے **کلمے** میں ہمزہ آجائے تو اس کو **مدِ منفصل** کہتے ہیں۔ اس کو بھی 3 سے 4 الف کی مقدار (3 سے 4 سیکنڈ) لمبا کر کے پڑھتے ہیں، جیسے : **إِنَّآ أَعۡطَيۡنٰكَ**

اگر حروفِ مدہ یا حروفِ لین کے بعد والا حرف وقف کی وجہ سے ساکن ہو جائے تو اس کو **مدِ عارض** کہتے ہیں، یہاں بھی مد کرنا جائز ہے، یعنی ایک یا دو یا تین الف کی مقدار (ایک یا دو یا تین سیکنڈ) لمبا کرنا جائز ہے، جیسے : **رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ** اور **التِّيۡنِ**۔ لین کی مثال جیسے : **مِنۡ خَوۡفٍ ، وَالصَّيۡفِ**

اگر حروفِ مدہ کے بعد والا حرف ساکن ہو یا مشدد ہو تو اس کو **مدِ لازم** کہتے ہیں، یہاں پر مد کرنا لازم ہے، اور اس کی مقدار بھی تین یا چار الف (3 سے 4 سیکنڈ) ہے۔ جیسے : مشدد کی مثال : **ضَآلِّيۡنَ**، ساکن کی مثال : **آٰلۡئٰنَ**

نون ساکن اور نون تنوین کے قواعد

نون ساکن اور نون تنوین سے متعلق چار قواعد ہیں۔

۱۔اظہار (making clear) ۲۔ادغام (merging) ۳۔اقلاب (changing) ۴۔اخفاء (hiding)

1۔اظہار : نون ساکن اور نون تنوین کو بغیر غنہ کے ظاہر کر کے پڑھنا۔ جب نون ساکن یا نون تنوین کے بعد چھ حروفِ حلقی میں سے کوئی حرف آجائے تو وہاں اظہار ہو گا۔ حروفِ حلقی یہ ہیں : ءہ ع ح غ خ۔

نون ساکن کی مثال جیسے: مِنْهُمْ ، مِنْ اَخِيْهِ، اَنْعَمْتَ، مَنْ حَرَّمَ ، مَنْ غَابَ، لِمَنْ خَشِيَ۔
نون تنوین کی مثال جیسے: عَلِيْمًا حَكِيْمًا ، مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ، نَارٌ حَامِيَةٌ ، اَجْرٌ غَيْرُ

2۔ادغام : دو حرفوں کو ملا کر ایک کر دینا۔ جب نون ساکن اور نون تنوین کے بعد حروفِ یرملون (ی ر م ل و ن) میں سے کوئی حرف آجائے تو وہاں ادغام ہو گا۔

یہ ادغام (ل ، ر) میں بغیر غنہ کے ہو گا۔ جیسے مِنْ رَّبِّهِمْ ، مِنْ لَّدُنْكَ۔

اور (ی ن م و) میں غنہ کے ساتھ ہو گا جیسے مَنْ يَّقُوْلُ، مِنْ نَّبِيٍّ، مِنْ مَّاءٍ ، مِنْ وَّالٍ۔

3۔اقلاب: کا مطلب ہے نون ساکن اور تنوین کے بعد باء آجائے تو اس نون ساکن یا تنوین کو میم کے ساتھ بدل دینا۔ جیسے مِنْۢ بَعْدِ م ، عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ۔

4۔اخفاء: کا مطلب ہے نون ساکن یا نون تنوین کے بعد پندرہ حروف میں سے کوئی حرف آجائے تو پھر اس نون ساکن یا نون تنوین کو اس کے مخرج سے علیحدہ کر کے اس کی آواز کو ناک میں چھپا کر پڑھنا۔ وہ پندرہ حروفِ اخفاء یہ ہیں :**ت، ث، ج، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ف، ق، ک**۔یعنی الف سے لے کر یاء تک 28 حروف میں سے چھ حروفِ حلقی، چھ حروفِ یرملون، اور ایک حرفِ اقلاب نکال دیں باقی سب حروفِ اخفاء ہیں۔

نوٹ: نون کا مخرج کنارہ زبان اور تالو ہے۔ اخفاء میں زبان کسی جگہ ٹچ نہیں ہوتی بلکہ آواز ناک سے نکلتی ہے۔

میم ساکن اور میم مشدد کے قواعد

میم اگر مشدد ہو تو اس میں غنہ کرنا ضروری ہے۔ اور غنہ کہتے ہیں ناک میں آواز لے جانا، جیسے لَمَّا۔

میم ساکن سے متعلق تین قواعد ہیں۔

۱۔اخفاء (Hiding) ۲۔ادغام (Merging) ۳۔اظہار(Clear)

1۔اخفاء : اگر میم ساکن کے بعد باء ہے تو وہاں غنہ کے ساتھ اخفاء ہو گا۔ اس کو اخفاءِ شفوی کہتے ہیں، جیسے وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ، مَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللهِ۔

2۔ادغام : اگر میم ساکن کے بعد میم ہو تو وہاں ادغام ہو گا۔اس کو ادغامِ شفوی کہتے ہیں۔ جیسے اِلَیۡکُمۡ مُّرۡسَلُوۡنَ۔

3۔اظہار :اور اگر میم ساکن کے بعد باءاور میم کے علاوہ کوئی اور حرف ہو تو وہاں اظہار ہو گا،اس کو اظہارِ شفوی کہتے ہیں، جیسے لَمۡ یَلِدۡ وَ لَمۡ یُوۡلَدۡ، اَلَمۡ تَرَ، اَلَمۡ یَجۡعَلۡ۔

غنہ۔؟ غنہ وہ آواز ہے جو خیشوم (ناک کا بانسہ) یعنی ناک سے نکلتی ہے،اس میں زبان کا کوئی عمل نہیں ہوتا۔

حروفِ غنہ دو ہیں: 1۔نون 2۔میم

ملتی جلتی آواز والے حروف

1۔حمزہ اور الف میں فرق۔ الف ہمیشہ زبر، زیر، پیش سے خالی ہوتا ہے، جیسے ا ، بَا ، سَا۔

جس الف پر زبر، زیر، پیش یا جزم ہو اسے الف نہیں بلکہ حمزہ کہتے ہیں جیسے : اَ اِ اُ ا۔

2۔حمزہ اور عین میں فرق: حمزہ کی آواز میں جھٹکا (shock) ہوتا ہے۔ جیسے : یُؤۡمِنُوۡنَ

عین کی آواز نرم (Soft) اور بغیر جھٹکے کے ہوتی ہے۔ جیسے : یَعۡلَمُوۡنَ

3۔ثا، سین، صاد میں فرق: ثاء کی آواز باریک اور نرم (Thin & Soft) ہوتی ہے۔ جیسے : ثَمَرٌ

سین کی آواز باریک (Thin) اور سیٹی والی (whistle) ہوتی ہے۔ جیسے : سَبِیۡلٌ

صاد کی آواز موٹی (Bold) اور سیٹی والی ہوتی ہے۔ جیسے : صَبَرَ

4۔تا، طا میں فرق: تا کی آواز باریک (Thin) ہوتی ہے۔ جیسے : یَتۡلُوۡنَ

طا کی آواز موٹی (Bold) ہوتی ہے۔ جیسے : مَطۡلَعَ

5۔حا، ہا میں فرق

حا کی آواز حلق سے رگڑ (Rubbing/Friction) کھا کر نکلتی ہے۔ جیسے : بَحۡرٌ

ہا کی آواز بغیر رگڑ کے نرمی سے نکلتی ہے۔ جیسے : شَھۡرٌ

6۔ذال، زا، ظا، ضاد میں فرق

ذال کی آواز باریک اور نرم (Thin & Soft) ہوتی ہے۔ جیسے: ذَكَرَ

زا کی آواز سخت باریک اور سیٹی (Thin & Whistle) والی ہوتی ہے۔ جیسے: زِيْنَةٌ، زَبَرَ

ظا کی آواز نرم اور موٹی (Soft & Bold) ہوتی ہے۔ جیسے: ظَلَمَ

ضاد کی آواز بہت موٹی ہوتی ہے۔ جیسے: ضَرَبَ، ضَآلِّيْنَ

7۔ قاف، کاف میں فرق

قاف کی آواز موٹی (Bold) ہوتی ہے۔ جیسے: قَمَرٌ کاف کی آواز باریک (Thin) ہوتی ہے۔ جیسے: كَفَرَ

موٹے حروف Bold/Heavy/Filled Letters

سات حروف ہمیشہ موٹے (Bold) پڑھے جاتے ہیں۔ خ، ص، ض، غ، ط، ق، ظ۔ ان کا مجموعہ ہے خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ جیسے: خُلِقَ، صَبْرٌ، عَرَضَ، رَغَدًا، طَارِقٌ، حَقٌّ، وَعِظْ۔

وقف کرنا۔

کسی بھی زبان کو بولنے والے جب اپنی زبان میں بات کرتے ہیں تو وہ کسی جگہ رک جاتے ہیں اور کسی جگہ نہیں رکتے، یہ رکنا اور نہ رکنا معنی کے اعتبار سے ہوتا ہے، بالکل اسی طرح قرآن مجید میں بھی کچھ جگہیں ایسی ہیں جہاں رکنا چاہیے اور کچھ جگہیں ایسی ہیں جہاں نہیں رکنا چاہیے۔

وقف کا مطلب ہے رک جانا، یعنی قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے کس کس جگہ رکنا چاہیے اور کس جگہ نہیں۔
جو آدمی قرآن مجید کا ترجمہ نہیں جانتا اسے چاہیے کہ وہ صرف اسی جگہ وقف کرے جہاں جہاں وقف کے نشانات لگے ہوئے ہیں، بغیر ضرورت کے درمیان میں سانس نہ توڑے، کیونکہ ایسا کرنے سے آیت کا ترجمہ اور مطلب بعض اوقات تبدیل ہو جاتا ہے۔

اگر کسی مجبوری کی وجہ سے درمیان میں وقف کر لیا تو دوبارہ اسی لفظ سے یا اس سے پچھلے لفظ سے ملا کر دوبارہ پڑھیں۔

یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ جہاں وقف کیا جارہا ہے اگر وہاں آخری حرف پر ایک زبر، ایک زیر، ایک پیش ہے، یا دو زیر، دو پیش ہیں تو اسے ساکن کر کے پڑھیں۔ جیسے :**يَعْلَمُوْنَ ، مِنَ الْجِنِّ ، اَبْصَارُ ، عَظِيْمٌ ، عَلِيْمٌ** پر اگر وقف کریں تو پھر آخری حرف کو ساکن پڑھیں گے۔

اور اگر دو زبر ہیں تو پھر ایک زبر پڑھیں۔ جیسے : **غَفُوْرًا رَّحِيْمًا** کی میم پر جب وقف کریں گے تو ایک زبر پڑھیں گے۔

جہاں گول تاء "ة" ہو، جب اس پر وقف کیا جائے تو یہ تا "ه" کے ساتھ بدل جائے گی۔ جیسے : **خَيْرَ اُمَّةٍ** میں تاء پر جب وقف کیا جائے گا تو یہ "ة"، "ه" کے ساتھ بدل جائے گی۔

علاماتِ وقف

1۔) "○"**وقفِ تام** :(گول دائرے کی اس علامت کا مطلب ہے "مکمل رکنا"، یعنی آیت ختم ہو گئی ہے اور جملہ مکمل ہو گیا ہے، اس علامت پر رک کر سانس لینا چاہیے۔

2۔"**م**"(**وقفِ لازم**) :یعنی وقف کرنا لازمی ہے، اس علامت پر رکنا انتہائی ضروری ہے ورنہ آیت کا معنی تبدیل ہو جائے گا۔

3۔"**ط**"(**وقفِ مطلق**) :اس علامت پر رکنا ضروری ہے یعنی آواز روک دیں اور سانس لے لیں، لیکن ابھی جملہ مکمل نہیں ہوا۔

4۔"**ج**"(**وقفِ جائز**) :یعنی اس علامت پر وقف کرنا بہتر ہے اور نہ کرنا بھی جائز ہے۔

5۔"**ز**"(**وقفِ مجوز**) :یعنی اس پر وقف نہ کرنا بہتر ہے۔

6۔"**ص**"(**وقفِ مرخص**) :یعنی اس علامت پر ویسے تو نہیں رکنا چاہیے لیکن اگر کوئی تھک جائے تو رکنا بھی جائز ہے۔

7۔"**صلے**"(**الوصل اولیٰ**) :یعنی بہتر یہ ہے کہ وقف نہ کیا جائے۔

8۔"**ق**"(**قیل علیہ الوقف**) :یعنی بعض لوگوں نے کہا کہ یہاں وقف کیا جائے لیکن بہتر یہ ہے کہ وقف نہ کیا جائے۔

9۔"**صل**"(**قد یوصل**) :یعنی بہتر یہ ہے کہ یہاں رک جائیں لیکن نہ رکنا بھی جائز ہے۔

10۔"**قف** :"یہاں وقف کرنا چاہیے۔

11۔"**سکتہ**"(**خاموش**) :یہاں پر تھوڑی دیر آواز بند کر دیں لیکن سانس نہ توڑیں۔ جیسے : ***مَنۡ سکتہ رَاقٍ***

12۔"**وقفہ** :"یہاں سکتہ سے زیادہ دیر آواز بند کریں اور سانس نہ توڑیں۔

13۔"**لا**"(**نہیں**) :اس علامت کا مطلب ہے وقف نہ کریں، اگر وقف کیا تو معنی تبدیل ہو جائے گا۔

14۔"**معانقہ** :"یہ تین نقطے والے دو نشان قریب قریب آتے ہیں ان کو معانقہ کہتے ہیں ان میں کسی ایک پر وقف کرنا چاہیے، چاہے پہلے پر کریں یا دوسرے پر۔

15۔ **"وقف النبی ﷺ :**" یہاں حضور ﷺ نے وقف کیا تھا۔

16۔ **"وقف منزل یا وقف جبریل :**" یہاں حضرت جبریل علیہ السلام نے وقف کیا۔

17۔ **"وقف غفران :**"یعنی یہاں رک کر اللہ سے مغفرت اور دعا مانگیں۔

18۔ **"ۤ" :** "یہ علامت جہاں ہو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ یہاں آیت کے مکمل ہونے یا نہ ہونے میں اختلاف ہے۔

19۔ **"ک"(کذالک) :** یعنی اسی طرح، اس علامت کا مطلب ہے اس سے پہلے جو علامتِ وقف گزری ہے، وہی یہاں بھی ہے۔

صاد یا سین۔۔؟

قرآن مجید میں چار مقامات ایسے ہیں جہاں حرف **"ص "** لکھا ہوا ہے لیکن اس کے اوپر چھوٹا سا **"س "** بھی لکھا ہوا ہے۔ان مقامات پر صاد پڑھا جائے یا سین، ان کا قاعدہ یہ ہے:

1۔ سورہ بقرہ : **یَقْبِضُ وَیَبْصُۜطُ** یہاں **سین** پڑھیں۔

2۔ سورہ اعراف : **فِي الْخَلْقِ بَصْۜطَةً** یہاں **سین** پڑھیں۔

3۔ سورہ طور : **اَمْ هُمُ الْمُصَۜيْطِرُوْنَ** یہاں چاہے **سین** پڑھیں چاہے **صاد** پڑھیں۔

4۔ سورہ غاشیہ : **بِمُصَيْطِرٍ** یہاں **صاد** پڑھیں۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ